بدھ 15- مارچ 2000ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

بدھ 15 مارچ 2000ء - 8 ذی الحج 1420 ہجری - 15 امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 62

صبر کا مرتبہ

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جو شخص صبر کرنا چاہے گا اللہ اس کو صبر کی توفیق دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی-

(صحیح بخاری کتاب الزکٰوۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے- ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے- اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں- وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں-

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا- تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی- اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا- پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے- وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بد بختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی- اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا- مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے- اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی- وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے-"

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-309)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شجر کاری

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

پودا لگانا پھر آبپاشی کرنا اور اس کی خبر گیری رکھنا اور ثمر دار درخت ہونے تک محفوظ رکھنا ایک بڑا احسان ہے-

(روئیداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 599)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں-

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 129-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ - ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ

○ عائشہ دینیات اکیڈمی میں داخلہ یکم اپریل سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا- طالبات اس دوران اپنی درخواستیں پرنسپل صاحبہ کے نام بھجوائیں- طالبہ کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے- ایف- اے اور بی- اے پاس طالبات اپنی دینی علمی ترقی کے لئے اس ادارے میں داخل ہوں- مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے- طالبات کو کتب برائے مطالعہ ادارے کی طرف سے دی جاتی ہیں- خدا کے فضل سے 1993ء سے یہ ادارہ نظارت تعلیم کے زیر انتظام خدمات سرانجام دے رہا ہے- طالبات اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں-

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت کا طالب

حضرت اسودؓ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطابؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ بیمار تھے اور ایک قطوانی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا جس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کہنے لگے حضور میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں قیصرو کسریٰ تو ریشمی گدے پر آرام کریں اور آپ اس حالت میں ہوں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا اے عمر کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام وہ سامان تمہیں آخرت میں میسر آئیں اور ان دنیاداروں کے لئے صرف یہ دنیا ہو یعنی عیش و عشرت اور مسرفانہ زندگی ہمارا شیوہ نہیں۔ پھر عمرؓ نے حضورؐ کے جسم مبارک کو چھوا تو دیکھا کہ آپؐ شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ اس پر عمرؓ کہنے لگے حضورؐ آپ تو اللہ کے رسول ہیں تعجب ہے کہ آپ کو بھی اس قدر تیز بخار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس امت میں سب سے زیادہ آزمائش اس کے نبی کی ہے کہ وہ نمونہ ہے، پھر درجہ بدرجہ نیک اور بڑے لوگوں کی اور یہی طریق گزشتہ نبیوں اور امتوں کے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے۔

(مسند امام اعظم۔ کتاب الرقاق ص 217)

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلمانی

نمبر 50

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

حسین انتقام

طواف کے بعد آنحضرت ﷺ نے کلید بردار کعبہ عثمان بن طلحہ سے بیت اللہ کی چابیاں منگوائیں۔

جب حضورؐ مکہ میں تھے تو سوموار اور جمعرات کے دن خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا جاتا تھا اور لوگ اندر جاتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ اندر جانے لگے تو اسی عثمان نے اس پاک رسولؐ کو خدا کے اس گھر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ جس کے لئے یہ گھر بنایا گیا تھا۔

رسول خدا ﷺ نے اس وقت عثمان کو کہا:۔

"اس خانہ خدا کی چابیاں ایک دن میرے پاس آئیں گی اور پھر جسے میں چاہوں گا دوں گا۔"

اور اب وہ دن آ چکا تھا اور عثمان بن طلحہ لرزتے ہوئے ہاتھوں سے چابیاں خدا کے رسولؐ کو پیش کر رہا تھا۔

اب دنیا منتظر تھی کہ عثمان بن طلحہ سے بطور انتقام چابیاں واپس لے لی جائیں گی اور کسی اور کے سپرد ہوں گی۔

حضرت علیؓ رسول خداؐ کی خدمت میں عرض بھی کر چکے تھے کہ آج سے کعبہ کی دربانی کی خدمت بنو ہاشم کو عطا کی جائے ادھر رسول خدا ﷺ بیت اللہ میں نماز پڑھ کر باہر تشریف لائے

تو عثمان بن طلحہ سے یوں انتقام لیا کہ چابیاں اس کے حوالے کر دیں اور فرمایا:۔

"میں یہ چابیاں ہمیشہ کے لئے تمہیں اور تمہارے خاندان کو دیتا ہوں اور کوئی بھی تم سے یہ چابیاں واپس نہیں لے گا سوائے ظالم کے۔"

یہ احسان عظیم دیکھ کر مشرک عثمان بن طلحہ کا سر جھک گیا۔ اور اس کا دل محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں تھا۔ اس نے اسی وقت اعلان کیا۔

"میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمدؐ اس کا رسولؐ ہے۔

یہ تھا انتقام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور کتنا حسین ہے یہ انتقام!!

کوئی ہے جو اس کی نظیر پیش کرے؟

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 101)

مشرکوں کو مسجد میں ٹھہرایا

فتح مکہ کے بعد جب طائف سے بنو ثقیف کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لئے مسجد میں خیمے نصب کروائے اور وہاں ان کو ٹھہرایا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ پلید مشرک قوم ہے مسجد میں ان کا ٹھہرانا مناسب نہیں آپ نے فرمایا:۔

ارشاد الٰہی انما المشرکون نجس میں دل کی طرف اشارہ ہے۔ جسموں کی ظاہری گندگی مراد نہیں۔ اور نہ کوئی انسان ان معنوں میں پلید ہے کیونکہ سب انسان پاک ہیں اور وہ ہر مقدس سے مقدس جگہ میں بلا روک ٹوک جا سکتے ہیں۔

(احکام القرآن جلد 3 ص 109)

نعت

اگر کوئی ثنا خوانِ پیمبرؐ ہو نہیں سکتا
جو سچ پوچھو تو وہ محبوبِ داور ہو نہیں سکتا

محمدؐ کے غلاموں کے سوا اب کوئی دنیا میں
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ ہو نہیں سکتا

وہ دیکھیں تو حسینؓ ابنِ علیؓ کو جو یہ کہتے ہیں
کہ انساں زندۂ جاوید مر کر ہو نہیں سکتا

احاطہ کر سکے جو آپؐ کے سارے فضائل کا
کوئی ایسا ادیب، ایسا سخنور ہو نہیں سکتا

اگر شمس و قمر روشن نہ ہوں تیری تجلی سے
جہاں کا کوئی گوشہ بھی منور ہو نہیں سکتا

سراپائے محمدؐ مصطفےٰ ہو جس کی آنکھوں میں
وہ دیکھے سوئے دارا و سکندر ہو نہیں سکتا

ہوئی محسوس جو خوشبو تیری زلفوں کے سائے میں
حریف اس کا گلاب و مشک و عنبر ہو نہیں سکتا

خزاں نا آشنا کوئی چمن دیکھا نہیں ہم نے
مگر نذرِ خزاں تیرا گلِ تر ہو نہیں سکتا

جدا تن سے تو ہو سکتا ہے لیکن اے مرے آقاؐ
جدا ہو آپ کے در سے مرا سر ہو نہیں سکتا

نہ ہو حاصل شرف جس کو محمدؐ کی غلامی کا
کسی کا ہو مگر میرا وہ رہبر ہو نہیں سکتا

نہ ہو جس دل میں کوئی تشنگی دیدارِ حضرتؐ کی
کبھی مست مئے تسنیم و کوثر ہو نہیں سکتا

میں بے مایہ سہی لیکن ترے در کا بھکاری ہوں
زمانے میں کوئی مجھ سا تونگر ہو نہیں سکتا

حسیں کوئی بھی دنیا میں حسیں لگتا نہیں مجھ کو
مرا تیرےؐ سوا اب کوئی دلبر ہو نہیں سکتا

جو آتا ہے تری یادوں کو لے کر اے مرے آقاؐ
کوئی لمحہ ہو، ایسا روح پرور ہو نہیں سکتا

جو زیر سایۂ لطفِ رسول اللہ ہیں ان پر
اثر انداز ہو خورشیدِ محشر ہو نہیں سکتا

زبانِ خلق پر نعرے ہوں جب جھوٹے خداؤں کے
نہ گونجے نعرۂ اللہ اکبر ہو نہیں سکتا

بہادے اب گناہوں کو خس و خاشاک کی صورت
یہ کیا مشکل ہے کیوں اے دیدۂ تر ہو نہیں سکتا

اسیؐ کا نام اے محمود ہے وردِ زباں ہر دم
ہو دل سے محو اس کی یاد پل بھر ہو نہیں سکتا

ڈاکٹر محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالمالک صاحب

مولانا شیخ عبدالقادر (سابق سوداگرمل)

کا قبول احمدیت

راسخ العقیدہ "سوداگرمل" جو پندرہ برس کی عمر میں کہا کرتے تھے کہ اگر ساری دنیا بھی (احمدی) ہو جائے تب بھی وہ ہرگز (احمدیت) قبول نہیں کریں گے۔ 1924ء کے جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے چند دن کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کرنے اور خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ "شیخ عبدالقادر" بن جانے کے بعد۔ ان کی کایا کیسے پلٹی اور دنیا کیسے بدلی اور وہ کیسے اپنے ماہ و سال اور زندگی کے ہر باب کو دینی خدمات کے حوالے سے درخشندہ و تابندہ کرتے چلے گئے اور وہ سیرت سید الانبیاء (ﷺ) حیات طیبہ' حیات نور' حیات بشیر' لاہور تاریخ احمدیت جیسی ضخیم اور بلند پایہ اور معرکۃ الاراء کتابوں کے مولف و مصنف کیسے بنے اور انہوں نے کیسے "تذکرہ" اور رجسٹر روایات (رفقاء حضرت مسیح موعود) کی تدوین میں نمایاں کردار ادا کرنے کی سعادت پائی۔ خاکسار کو آج "شیخ عبدالقادر (سابق سوداگرمل) کی زندگی کی یہی کہانی واقعات کی زبانی سنانی ہے۔

ممتاز اسکالر' نامور مولف و مصنف و مقرر' طویل عرصہ قادیان' ربوہ' لاہور' سرگودھا' فیصل آباد' شیخوپورہ وغیرہ میں جماعتی اور مربیانہ خدمت سرانجام دینے والے' نیز کراچی میں لمبا عرصہ تک باقاعدہ متعین ہونے والے پہلے مربی سلسلہ اور خاکسار کے والد ماجد حضرت مولانا شیخ عبدالقادر (سابق سوداگرمل) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے' 15۔اگست 1909ء کو بمقام گورنہ پٹھاناں متصل مڈھ رانجھہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا لالہ وزیر چند صاحب ولد لالہ حکم چند صاحب کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے مڈل پاس کرنے کے بعد گھر کے تمام افراد کے موضع ذخیرہ بیرانوالہ (تھانہ پنڈی بھٹیاں۔ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ) میں آجانے پر آپ بھی اسی گاؤں میں آ گئے جہاں ایک نہایت ہی مخلص احمدی حضرت میاں محمد مراد صاحب سے آپ کی ملاقات ہوئی اور ان کے ساتھ نشست و برخاست رہنے لگی' ان کے ہاں سلسلہ احمدیہ کے اخبارات بھی آیا کرتے تھے' جنہیں "لالہ سوداگرمل" وقت گزارنے کے لئے اکثر پڑھا کرتے تھے' تاہم ہندو مذہب میں اپنی بے حد دلچسپی اور مسلمانوں کی پستی' جہالت اور پسماندگی دیکھ کر "لالہ سوداگرمل" یہی کہا کرتے تھے کہ اگر ساری دنیا بھی (احمدی) ہو جائے تب بھی وہ ہرگز (احمدیت) قبول نہیں کریں گے۔

1924ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں مکرم و محترم میاں محمد مراد صاحب اپنے احاطہ کے ایک مصلی اللہ جوایا نام کو اپنے ساتھ لے گئے۔ جب وہ جلسہ دیکھ کر واپس آیا تو گاؤں کے لوگوں نے اس سے دریافت کرنا شروع کیا کہ اس نے قادیان میں کیا دیکھا؟ وہ عموماً یہ جواب دیتا کہ وہاں دکان داری اور ٹھگ بازی ہے اور کچھ نہیں۔ "لالہ سوداگرمل" کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اللہ جوایا کی بات ٹھیک معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ آپ نے اللہ جوایا سے جب علیحدگی میں کہا کہ اگر وہاں دکان داری اور ٹھگ بازی ہوتی تو میاں محمد مراد صاحب بھی یقیناً ٹھگ ہوتے۔ آپ اللہ جوایا کو اپنے بھائیوں کی دکان میں لے گئے اور اسے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہا کہ سچ سچ بیان کرو کہ وہاں تم نے کیا دیکھا تو اللہ جوایا بول اٹھا کہ سچی بات تو یہ ہے کہ "دین حق" دنیا کے تختہ پر کسی جگہ ہے تو وہ صرف قادیان میں ہے اس نے احمدیوں کے صدق اور اخلاص کی کئی باتیں بتائیں اور کہا کہ اس نے اس گاؤں میں رہنا ہے۔ وہ یہاں کے جاہل زمینداروں کے منشاء کے خلاف سرعام بات نہیں کر سکتا۔ "لالہ سوداگرمل" نے اللہ جوایا کو اپنی دکان سے باہر نکال کر دروازہ اندر سے بند کر لیا اور اسی طرح کپاس پر بیٹھے اس سوچ میں گم ہو گئے کہ وہ اگلے روز قادیان جائیں یا نہ جائیں۔ آخر ایک طویل کشمکش کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ (احمدی) تو انہوں نے ہونا نہیں' سیر ہی کر آئیں گے۔ جب دن چڑھا تو اپنے آخری فیصلہ پر عمل کرنے کے لئے انہوں نے دکان کو تالہ لگایا اور سیدھے مکرم محترم میاں محمد مراد صاحب کے پاس پہنچے جو پہلے ہی دکان کے دروازے کے باہر کھڑے ہو کر اللہ جوایا اور سوداگرمل کی گفتگو سن چکے تھے اور ساتھ جانے کا ارادہ کر چکے تھے۔ چنانچہ "سوداگرمل" نے دکان کی کنجی کسی اور آدمی کے ذریعہ گھر بھجوا دی اور میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ براستہ لاہور' قادیان پہنچے' قادیان پہنچتے ہی آپ نے محترم میاں محمد مراد صاحب سے عرض کی کہ چونکہ وہ ایک راسخ العقیدہ ہندو ہیں اور صرف دو چار روز کے لئے قادیان دیکھنے آئے ہیں لہٰذا دوران سفر کی طرح قادیان میں بھی ہندوؤں کے ہاں سے ہی کھانا کھائیں گے۔ چنانچہ محترم میاں صاحب نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے کہہ کر ہندوؤں کے گھر سے کھانا منگوانے کا انتظام کر دیا۔ "سوداگرمل" وہاں آٹھ دن ہندو رہے۔ اس عرصہ میں مکرم میاں محمد مراد صاحب نے آپ کو ان احمدی بزرگوں سے ملوایا جو ہندوؤں اور سکھوں میں سے "دین حق" میں داخل ہوئے تھے۔ حضرت بھائی عبدالرحیم' حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی' حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمان صاحب بی۔اے حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ اور حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" کی ملاقاتوں کا "سوداگرمل صاحب" پر خاص اثر ہوا جو "دین حق" کو قبول کرنے کے بعد خاص نورانیت اور روحانی زندگی حاصل کر چکے تھے۔ نیز سلسلہ احمدیہ کی خاص برکات سے بہرہ ور حضرت مفتی محمد صادق صاحب' حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی' حضرت مولانا شیر علی صاحب' حضرت حافظ روشن علی صاحب' حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب' حضرت مولانا ذوالفقار علی خاں صاحب' حضرت مولانا عبدالمغنی صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے ان کی کئی ملاقاتیں کرائی گئیں۔ ان بزرگوں کی پُرخلوص گفتگو اور ان کے پاکیزہ نمونہ نے "لالہ سوداگرمل" صاحب کو دل میں "شیخ عبدلقادر" بننے پر مجبور کر دیا۔ قادیان میں اپنے اس قیام کے دوران "سوداگرمل" مکرم و محترم میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ برابر بیت المبارک میں نمازوں کے اوقات میں جاتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اقتداء میں پہلی صف میں نمازیوں کے درمیان بیٹھ جاتے اور اس روح پرور سارے نظارے کو بچشم خود دیکھتے اور پھر حضرت اقدس کے کلمات طیبات سن کر اور حضور کے درخشندہ چہرہ کی نورانی شعاعوں سے متاثر ہو کر آپ کا دل گواہی دیتا تھا کہ یہ چہرہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا۔ آخر آپ نے آٹھویں دن حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ "حضور مجھ پر "دین حق" کی صداقت منکشف ہو چکی ہے اور میں اپنے پرانے خیالات سے بکلی تائب ہو چکا ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرما کر مجھے اپنے غلاموں کے حلقہ میں داخل کر لیں" حضور نے فرمایا "میاں! ابھی تم بچے ہو۔ تمہاری عمر چھوٹی ہے۔ دو تین ماہ اور ٹھہرو اور مزید تحقیقات کرو۔ جلدی کرنے کی ضرورت نہیں" مگر آپ نے عرض کی کہ "حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری روح کو صداقت "دین حق" پر پورا یقین ہو چکا ہے۔ اب میں ایک لحظہ کے لئے بھی "دین حق" سے باہر رہ کر زندگی بسر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرما دیں اور مجھے اپنے حلقہ بگوشوں میں داخل فرما دیں" آپ کے اس اصرار کو دیکھ کر حضور اقدس نے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ "مولوی صاحب! اس بچہ کو آپ آج کلمہ پڑھا دیں۔ کل میں اس کی بیعت لے لوں گا" حضرت مولانا صاحب نے اپنے آقا کے اس ارشاد کی تعمیل میں آپ کو کلمہ طیبہ پڑھا دیا۔ الحمد للہ کہ "سوداگرمل" اب شیخ عبدالقادر بن چکے تھے۔

بیعت احمدیت اور اس وقت کے جذبات

اپنے مطبوعہ سوانح میں حضرت شیخ عبدالقادر سابق سوداگرمل بیان فرماتے ہیں کہ۔

"دوسرے روز حضرت اقدس نے عاجز کی بیعت قبول فرمائی۔ عبدالقادر نام رکھا..... اللہ اللہ' وہ نظارہ بھی کیا عجیب تھا۔ حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا آپ بیعت کے الفاظ ارشاد فرماتے اور میں ان الفاظ کو دہراتا جاتا تھا۔ گناہوں سے توبہ کرنے کا احساس دل میں تھا۔ سردی کے موسم میں جسم پسینہ سے شرابور ہو رہا تھا تو روح کسی عالم بالا میں پرواز کر رہی تھی۔ ایک نئی زمین ہے جس پر میں قدم رکھ رہا ہوں اور ایک نیا آسمان ہے جو میرے لئے سایہ فگن ہے۔ غرضیکہ ایک عجیب کیفیت تھی جو مجھ پر طاری تھی اور ایک ایسا سماں تھا جس کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ خدا خدا کر کے بیعت کے الفاظ ختم ہوئے۔ حضرت اقدس نے حاضرین سمیت میری استقامت فی الدین کے لئے دعا کروائی۔ جب حضور مجلس سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے تو حاضرین نے چاروں طرف سے مجھے مبارک بادیں دینا شروع کر دیں۔ میں بظاہر تو ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا تھا لیکن میرے دل کی عجیب کیفیت تھی۔ کبھی میں اپنی پہلی زندگی پر نگاہ دوڑاتا تھا اور مجھے وہ زمانہ یاد آتا تھا جب (احمدی) کے سایہ سے بھی دور بھاگتا تھا اور ہر وقت بھرشٹ (ناپاک) ہونے کا خیال دل میں جاگزیں رہتا تھا اور آج یہ حالت تھی کہ میں "دین حق" قبول کر چکا تھا اور سابقہ اعتقادات کی غلطی مجھ پر پورے طور پر واضح ہو چکی تھی۔"

واقفین نو اور علم قرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"قاری دو قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اچھی تلاوت کرتے ہیں اور ان کی آواز میں ایک کشش پائی جاتی ہے اور تجوید کے لحاظ سے وہ درست ادائیگی کرتے ہیں۔ لیکن محض پرکشش آواز سے تلاوت میں جان نہیں پڑا کرتی۔ ایسے قاری اگر قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتے ہوں تو وہ تلاوت کا بت تو بنا دیتے ہیں تلاوت کا زندہ پیکر نہیں بنا سکتے۔ لیکن وہ قاری جو سمجھ کر تلاوت کرتے ہیں اور تلاوت کے اس مضمون کے نتیجہ میں ان کے دل پگھل رہے ہوتے ہیں ان کے دل میں خدا کی محبت کے جذبات اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کی تلاوت میں ایک ایسی بات پیدا ہو جاتی ہے جو اصل روح ہے تلاوت کی۔ تو ایسے گھروں میں جہاں واقفین نو ہیں وہاں تلاوت کے اس پہلو پر بہت زور دینا چاہئے۔ خواہ تھوڑا پڑھایا جائے لیکن ترجمہ کے ساتھ' مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے اور بچے کو یہ عادت ڈالی جائے کہ جو کچھ بھی وہ تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرتا ہے۔ ایک تو روزمرہ کی صبح کی تلاوت ہے' اس میں تو ہو سکتا ہے کہ بغیر سمجھ کے بھی ایک لمبے عرصہ تک آپ کو اسے قرآن کریم پڑھانا ہی ہوگا لیکن ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ سکھانے اور مطالب کی طرف متوجہ کرنے کا پروگرام بھی جاری رہنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 10 فروری 1989ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرخ سلمانی

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی یتیم پروری اور غریب نوازی کے واقعات

دارالشیوخ کا باغبان

قادیان کی مقدس بستی۔ جاڑوں کا برفانی موسم جس میں یخ بستہ ہوائیں اچھے بھلے تندرست آدمی کی برداشت سے باہر ہو جاتی ہیں۔ ایسے میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک رفیق شدید بخار میں مبتلا نحیف جسم کو لئے ہوئے زندگی کے آخری ایام بستر پر لیٹے لیٹے گزار رہے ہیں آپ نے محض اپنی ذاتی ذمہ داری پر ایک یتیم خانہ قائم کر رکھا جس کا نام دارالشیوخ ہے آپ اپنی اولاد کی طرح ان سے محبت کرتے اور ان کی تمام ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔

ایک دن صبح اطلاع ملتی ہے کہ رقم کی کمی کی وجہ سے بچے ناشتہ نہیں کر سکے اور ابھی تک کھانے کا کوئی انتظام نہیں کیا جاسکا یہ سن کر اس نحیف جسم میں ایک حرکت پیدا ہوئی وہ جو ساری زندگی ان کی کفالت اپنے بچوں کی طرح کرتے رہے۔ یہ بات سن کر بے قرار ہو گئے باوجود شدید نقاہت اور کمزوری کے شدید سردی میں دو آدمیوں کے سہارے تانگہ پر سوار ہو کر قادیان کے محلّہ جات کے دورہ پر روانہ ہوئے اور بعض مخیر اور مخلص احباب کو یتامٰی اور مساکین کی خدمت میں اہمیت بتا کر اور ان کے ذریعہ سامان خور و نوش اور لباس کا انتظام کرکے واپس لوٹے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی سعی کو اس قدر مشکور فرمایا کہ چند گھنٹوں میں ہی اس قدر سامان جمع ہو گیا کہ سٹور کے کمرے بھر گئے اور تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔

یہ بزرگ رشتہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے برادر نسبتی، حضرت مصلح موعود کے ماموں حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب تھے۔

کسی قوم یا جماعت کی ترقی اور اس میں قربانی کی روح کو قائم رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہوتا ہے کہ اس کے یتامٰی اور مساکین کی دیکھ بھال اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام کیا جائے۔

حضرت میر صاحب کی سیرت میں یتیم پروری اور مسکین نوازی کا یہ پہلو بہت درخشاں ہے اور آپ نے اس فریضہ کو جس شاندار اور مربیانہ طریق پر ادا کیا وہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ "دارالشیوخ" کے نام سے اپنی ذاتی ذمہ داری پر آپ نے ایک مستقل شعبہ کھول رکھا تھا۔ جس میں بیسیوں محتاج افراد کے علاوہ ایک بڑی تعداد یتامٰی اور مساکین کی پرورش پاتی تھی۔ نیم بورڈنگ کی صورت میں زیر تربیت نو عمر بچوں کی نگرانی کے لئے ایک باقاعدہ ٹیوٹر رکھا ہوا تھا۔ نابینا بچوں کو قرآن کریم حفظ کروانے کا بھی انتظام تھا۔ انہی یتامٰی و مساکین میں سے بہت سے آج احمدیت کے علمی و روحانی آسمان پر جگمگا رہے ہیں۔

آپ کے مشفقانہ سلوک کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو آپ کے گھر کا ہی ایک فرد سمجھتے تھے حتیٰ کہ آپ کی بیگم صاحبہ کو امی جان کہہ کر پکارتے تھے۔ جناب مولوی عبداللطیف صاحب سنکوہی فرماتے ہیں:۔

"عرصہ ڈیڑھ سال تک عاجز کو آپ کے گھر میں رہنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد عاجز نے بورڈنگ میں مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ لیکن پھر بھی آپ اکثر اپنے گھر بلاتے اور اپنی مشہور و معروف عادت غریب نوازی سے ایسا سلوک کرتے جس طرح برابر کا کوئی دوست ہو۔ چنانچہ حضرت امی جان (آپ کی اہلیہ) ایک دفعہ خاکسار کے لئے انڈے فرائی کرکے روٹی لائیں اور تکرار سے کہا کہ کھالو۔ لیکن میں انکار کرتا رہا آخر حضرت میر صاحب نے مداخلت کی اور فرمایا بھئی کھالو آپ کے لئے ہی خاص طور پر آپ کی امی پکا کر لائی ہیں۔ اصل میں جس طرح ماں بعض اوقات بچے کو ڈانٹتی ہے اس طرح کا ایک واقعہ اس سے قبل ہو چکا تھا اور امی جان محض اپنی شفقت سے خاکسار کو مناتی تھیں۔"

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر صاحب فرماتی ہیں کہ:۔

"غریبوں بیواؤں اور یتیموں کی خدمت آپ کی زندگی کا نچوڑ تھی۔ ان لوگوں کی خوشیوں سے آپ کو دلی تسلی ہوتی تھی۔ بیسیوں غریبوں کی شادیاں کیں اور ہر چیز کا انتظام بڑے اہتمام سے کرتے تھے۔ جماعتی تربیت اور تنظیم کا بہت خیال رکھتے تھے۔ غرض ہمارے بچپن کا ماحول بڑا ہی اچھا اور قابل رشک تھا۔"

ایک دفعہ دو نابینا طالب علم بازار میں آپ کے قریب سے گزرے وہ روٹی اور سالن برتن میں لے جا رہے تھے۔ حضرت میر صاحب راستہ میں کسی دوست سے باتیں کر رہے تھے آپ کا منہ دوسری طرف تھا کہ ایک نابینا مع سالن آپ سے ٹکرا گیا سالن آپ کے کپڑوں پر جو آپ جمعہ کی نماز کے لئے بدل کر آئے تھے گر پڑا اور وہ خراب ہو گئے۔ جب آپ کے صاحبزادہ میر محمود احمد صاحب نے جو اس وقت کمسن تھے توجہ دلائی کہ ابا جان آپ کے کپڑے سالن گرا کر اس حافظ نے خراب کر دیئے ہیں تو آپ نے اس نابینا طالب علم پر بالکل خفگی کا اظہار نہ فرمایا اتنا کہا کہ "جب رستہ پر چلو تو اونچی آواز میں السلام علیکم کہتے جایا کرو تاکہ دوسروں کو آپ کے گزرنے کا علم ہوتا رہے۔"

مولوی برکات احمد راجیکی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:۔

"حضرت میر صاحب رحیم بخش کے افلاس اور غربت کے پیش نظر ہمیشہ ان سے حسن سلوک اور شفقت فرماتے۔ کئی دفعہ وہ یہ کہتے کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نے مجھے فلاں چیز کھلائی ہے۔ اور حضرت میر صاحب اکثر ان کی خواہش پوری فرماتے۔ میرے سامنے کی بات ہے کہ ایک دفعہ رحیم بخش صبح سویرے حضرت میر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نے مجھے دودھ کی کھیر کھلائی ہے۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا ہم تمہارا خواب ابھی پورا کرتے ہیں اور کھیر تیار کروا کر انہیں کھلائی۔

جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مرحوم فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ محلّہ دارالرحمت کا ایک غریب آدمی آیا اس نے حضرت میر صاحب سے کچھ عرض کی۔ میر صاحب اندر تشریف لے گئے۔ ایک خالی کنستر اور ایک روپیہ اس کے حوالے فرمایا اور کہا کہ ہمارے لئے مکی کا آٹا لے آؤ۔ سستا زمانہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی کنستر بھر کر پیلی مکی کا آٹا لے آیا۔ آپ نے فرمایا "میاں اسے اپنے گھر لے جاؤ۔"

ایک دفعہ حضرت میر صاحب جماعت کے دو بزرگوں کے ساتھ محو گفتگو تھے ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں نے اپنی کوٹھی کے پائیں باغ میں اس قسم کے پودے اور پیڑ لگائے ہیں۔ اور دوسرے بزرگ نے بھی اپنی کوٹھی کے باغ کے آموں اور امرود کے پیڑوں کا ذکر کیا عین اسی وقت دارالشیوخ کے چند یتیم و مسکین طلباء جن میں سے بعض نابینا بھی تھے سامنے سڑک سے گزرے۔ حضرت میر صاحب نے ان بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے تو یہ پودے لگائے ہیں خدا تعالیٰ ان کو سرسبز و شاداب رکھے۔"

یہی پیار اور شفقت تھا۔ جس کے جواب میں یتامٰی و مساکین بھی آپ سے بہت پیار کرتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں

"مجھے وہ واقعہ غالباً کبھی نہ بھولے گا۔ کہ جب حضرت میر صاحب کی وفات ہوئی۔ تو اس دن میں نے دیکھا کہ ایک غریب مہاجر بہشتی مقبرہ کی سڑک پر رو رہا تھا۔ اور جب میں اس کے پاس سے گزرا اور اس کی طرف نظر اٹھائی تو اس نے سسکیاں لیتے ہوئے مجھے کہا۔ "آج غریب بالکل یتیم ہو گئے ہیں" پھر کہنے لگا کہ "بارہ دن پہلے غریبوں کی ماں گزر گئی تھی اور آج باپ بھی رخصت ہوا" اس کا اشارہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طرف تھا۔"

میرے خدا مجھے وہ تاب نَے نوائی دے
میں چپ رہوں بھی تو نغمہ مرا سنائی دے
گدائے کوئے سخن اور تجھ سے کیا مانگے
یہی کہ مملکت شعر کی خدائی دے
(عبیداللہ علیم)

مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے کچھ مانگا (بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم کسی غیر سے تھوڑا مانگتے ہیں۔ ہم تو سلسلہ سے مانگتے ہیں اس کا جواب اسی واقعہ میں آجاتا ہے جو میں بیان کرنے لگا ہوں۔ کیونکہ اس نے بھی کسی غیر سے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ سے مانگا تھا) آپؐ نے اسے کچھ دے دیا۔ وہ لے کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! کچھ اور دیجئے۔ آپؐ نے پھر اسے کچھ دے دیا۔ وہ پھر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ کچھ اور دیجئے۔ رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا۔ کیا میں تم کو کوئی ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے اس مانگنے سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایئے کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ سوال کرنا خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ تم کوشش کرو کہ تمہیں کوئی کام مل جائے اور کام کرکے کھاؤ۔ یہ دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت چھوڑ دو۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں نے آج سے یہ عادت چھوڑ دی۔ چنانچہ واقعہ میں پھر اس نے اس عادت کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور یہاں تک اس نے استقلال دکھایا کہ جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور مسلمانوں کے پاس بہت سا مال آیا۔ اور سب کے وظائف مقرر کئے گئے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بلوایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے تم اسے لے لو۔ وہ کہنے لگا۔ میں نہیں لیتا۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے یہ اقرار کیا تھا کہ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ سو اس اقرار کی وجہ سے میں یہ مال نہیں لے سکتا۔ کیونکہ یہ میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا یہ تمہارا حصہ ہے۔ اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ خواہ کچھ ہو میں نے رسول کریم ﷺ سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں بغیر محنت کئے کوئی مال نہیں لوں گا۔ میں اب اس اقرار کو مرتے دم تک پورا کرنا چاہتا ہوں اور یہ مال نہیں لے سکتا۔ دوسرے سال حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اسے بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ تمہارا حصہ ہے اسے لے لو۔ مگر اس نے پھر کہا میں نہیں لوں گا۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے اقرار کیا ہوا ہے کہ میں محنت کرکے مال کھاؤں گا۔ یونہی مفت میں کسی جگہ سے مال نہیں لوں گا۔ تیسرے سال انہوں نے پھر اس کا حصہ دینا چاہا۔ مگر اس نے پھر انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے بھی ایک دفعہ اسے بلایا اور کہا یہ تمہارا حصہ ہے لے لو۔ وہ کہنے لگا میں نے رسول کریم ﷺ سے عہد کیا تھا کہ میں کبھی سوال نہیں کروں گا۔ اور ہمیشہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاؤں گا۔ یہ مال میرے ہاتھ کی کمائی نہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

قطرہ' قطرہ۔ دریا

چند سال قبل ہمارے ایک عزیز دوست عزیزم زبیر احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب انگلستان سے یہاں تشریف لائے۔ باتوں باتوں میں ان سے پوچھا کہ وہ آج کل کیا کر رہے ہیں تو فرمانے لگے کہ لندن میں ٹیمز واٹر سسٹم میں انجینئر ہیں۔ خاکسار نے عرض کی کہ کیا ربوہ کا کھاری پانی ٹیسٹ کیا جا سکتا ہے تو فوراً تیار ہو گئے۔ کہنے لگے کہ ایک گیلن کے قریب پانی بھجوا دو۔ ٹیسٹ ہو جائے گا۔ چنانچہ دارالضیافت سے مکرم ملک منور جاوید صاحب نے ایک گیلن پانی پیک کیا اور لندن بھیج دیا۔

نتیجہ حیرت ناک تھا۔ مثلاً پینے کے قابل پانی میں نمکیات کی مقدار 1500 یونٹ ہونی چاہئے۔ ہمارے پانی میں 11700 یونٹس نکلی۔ نمکیات میں خصوصاً کلورائیڈ اور سلفیٹ زیادہ ہیں جو پینے کے قابل پانی میں علی الترتیب 400 اور 250 یونٹس ہونے چاہئیں جبکہ یہاں 2400 اور 2700 یونٹس ہیں۔ دیگر نمکیات بھی خاصے ہیں۔

اسی دوران پانی کے بارہ میں بعض مضامین پڑھنے کا اتفاق ہوا تو اندازہ ہوا کہ ہم جس پانی کو ایک بہت معمولی چیز خیال کرتے ہیں وہ دراصل کتنی اہم ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ "ہم نے زندگی کو پانی سے پیدا کیا" اور پھر یہ وعید کہ "اگر ہم تمہارا پانی لے جائیں تو کون ہے جو اس کو واپس لا سکے" ایسے حقیقی اور سچے ارشاد ہیں کہ انسان ان سے ذرا بھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتا۔

پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن کا ایک عجیب مرکب ہے۔ اور یہ ایسی شئے ہے جو اپنی تینوں حالتوں یعنی ٹھوس۔ مائع اور گیس کی صورت میں کرۂ ارض پر موجود ہے اور مائع حالت میں اس کا وجود زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔

سطح زمین کے 3/4 حصہ پر پانی اور 1/4 پر خشکی ہے۔ سمندروں کی شکل میں موجود یہ پانی نہایت کھاری ہے۔ مگر جب یہ بخارات بن کر اڑتا ہے تو نمک نیچے ہی چھوڑ جاتا ہے اور خالص پانی فضا میں بادلوں کی شکل اختیار کر کے واپس زمین پر برستا ہے جس سے پھر ندی۔ نالوں اور دریاؤں کے ذریعہ یہ سمندر میں جا ملتا ہے اور یہ چکر اربوں سالوں سے یوں ہی چل رہا ہے۔

اس وقت زمین پر موجود پانی کی کیفیت یہ ہے کہ سمندروں میں 97% پانی ہے۔ جبکہ 2% برف اور گلیشیرز کی صورت میں موجود ہے اور 1% تازہ پانی کی صورت میں ہے جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔ لیکن یہ 1% پانی ہمہ وقت پیچھے بیان کئے گئے چکر میں چلتا رہتا ہے اور پینے کے لئے دستیاب رہتا ہے۔

ایک حدیث میں رسول کریمؐ نے جب ایک صحابی کو وضو کرتے ہوئے پانی کا ضرورت سے زائد استعمال کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ پانی ضائع نہ کرو خواہ چلتے ہوئے دریا کے کنارہ پر ہو۔

(مسند احمد بن حنبل)

یہ ایک ایسی عظیم الشان بات ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل کسی عام آدمی کے ذہن میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ مگر آج ہم اس ہدایت پر عمل نہ کرنے کے نتیجہ میں ایک بہت بڑے خطرے سے دوچار ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اگر بروقت نوع انسان نے احتیاطی تدابیر اختیار نہ کیں تو پھر اس تباہی سے بچنا شائد مشکل ہو جائے۔

بعض لوگ تو یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ آئندہ جنگ تیل کے لئے نہیں بلکہ پانی کے لئے لڑی جائے گی۔ امریکہ میں ایک تحقیق کے مطابق ہر شخص اوسطاً 100 گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے اس طرح 25 ارب گیلن پانی روزانہ گھروں کے لئے درکار ہے۔ زراعت کے لئے 137 ارب گیلن روزانہ اسکے علاوہ ہے۔ پھر پانی سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ مگر پن بجلی کے علاوہ دیگر ذرائع مثلاً ایٹمی بجلی گھر یا کوئلوں وغیرہ کے بجلی گھروں کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے بھی تقریباً 131۔ ارب گیلن پانی روزانہ درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں بعض ایسے علاقوں میں اب پانی کا ضیاع روکنے کے لئے قوانین بنائے گئے ہیں۔ جہاں پانی کمیاب ہے مثلاً Tucson شہر میں اگر کوئی شہری پانی ضائع کرتا ہوا پکڑا جائے تو اسے 100 ڈالرز تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اب ایسے فلش بن رہے ہیں جو کم پانی استعمال کریں گے اور ایسے باغ تیار ہو رہے ہیں جن میں ایسے پودے لگائیں جائیں جو زیادہ پانی کی بجائے کم پانی پر گذارہ کر سکیں۔

پانی ایک غیر معمولی محلل ہے۔ ہر چیز اس میں حل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے صفائی وغیرہ کے لئے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اس کی یہی خوبی مشکلات کا باعث بھی بن رہی ہے۔ کیونکہ ہر چیز اس میں حل ہو کر موجود رہتی ہے اس لئے جراثیم وغیرہ بہت سی بیماریاں اس سے پھیلتی ہیں۔ موجودہ ترقی یافتہ دور میں صنعتوں کے فضلات۔ کیمیکلز۔ زراعت میں استعمال ہونے والی زہریلی ادویات وغیرہ۔ تیل اور دیگر اشیاء اس میں حل ہونے کے بعد پینے کے پانی میں اور جھیلوں اور دریاؤں وغیرہ میں شامل ہو جاتی ہیں جس سے نظام حیات پر بہت منفی اثر پڑتا ہے۔ اس صورت کو بہتر بنانے کے لئے اب گندے پانی میں بعض ایسے جراثیم۔ پودے اور مچھلیاں پالی جارہی ہیں جو گندگی کھا کر پانی کو پینے کے قابل بنا دیتی ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ مزید مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے خوراک کا حصول زراعت پر دباؤ کا باعث ہے اور اس کے لئے پانی درکار ہے۔ اردن اور اسرائیل پر اس سلسلہ میں بہت دباؤ ہے۔ ترکی نے دریائے فرات پر اتاترک ڈیم بنا لیا ہے جس سے فرات کے نچلے حصے کے ممالک شام اور عراق شدید مشکل میں آگئے ہیں۔ اس وقت مختلف ممالک میں پانی کی موجودگی کی جو صورت حال ہے اس کا اندازہ اس طرح کریں کہ امریکہ میں ہر شہری کے لئے سالانہ دس ہزار مکعب میٹرز پانی دستیاب ہے۔ جو عراق میں ساڑھے پانچ ہزار۔ ترکی میں چار ہزار۔ شام میں 2800۔ مصر میں 1100۔ اسرائیل میں 460 اور اردن میں 260 مکعب میٹرز تک رہ جاتا ہے۔

اس وقت دنیا میں کوئی قانون ایسا نہیں جو دریا کے اوپر والے حصے کے ممالک کو پابند کر سکے کہ وہ نچلے ممالک کا پانی نہیں روک سکتے۔ ترکی کے اتاترک ڈیم کی تکمیل کے بعد دریائے فرات کا 60% پانی کم ہو جائے گا جس سے شام اور عراق بہت مشکلات میں پھنس سکتے ہیں۔ اسرائیل نے جولان کی پہاڑیوں پر قبضہ کر کے شام کے پانی کا خاصہ حصہ اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اسی طرح اردن بھی دریائے اردن کی ایک چھوٹی سی شاخ یرموک پر گذارہ کر رہا ہے۔ کیونکہ اسرائیل نے گلیلی جھیل سے پانی حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔

دریائے نیل کا علاقہ بھی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ اس دریا سے مصر۔ سوڈان۔ ایتھوپیا۔ زائرے۔ روانڈا۔ برونڈی۔ تنزانیہ۔ یوگنڈا۔ اور کینیا جیسے ممالک فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب ایتھوپیا نے اس پر ڈیم بنانے کی تیاری مکمل کر لی ہے جس سے مصر میں مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔

افریقہ میں صحرائے اعظم کے جنوبی علاقہ میں پانی کم ہو رہا ہے۔ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے زراعت کی بے سوچے سمجھے منصوبہ بندی ایک خطرناک کھیل ہے۔ یہاں بہت سے کنوئیں کھود لئے گئے اور پانی زراعت کے لئے استعمال ہونا شروع ہو گیا۔ مگر زیر زمین پانی کی سطح تو بارشوں سے منسلک ہے۔ اگر بارش ہی کم ہوتی ہو تو زیر زمین پانی کتنی دیر تک دباؤ برداشت کر سکتا ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ کنوؤں کا پانی کم ہوتا چلا گیا۔ کنوئیں خشک ہو گئے۔ فصلیں برباد ہو گئیں اور آباد علاقے ریت کے ٹیلوں کی زد میں آگئے۔ اس صورت حال کی وجہ سے اندازہ کیا گیا ہے کہ دنیا بھر کے 25 ہزار مربع میل علاقہ سے سالانہ روئیدگی ختم ہوتی جارہی ہے۔

ہمارے یہاں بلوچستان میں بھی یہی مسئلہ ہے۔ اس علاقہ میں پانی کم ہے۔ اور بے سوچے سمجھے ٹیوب ویلز لگانے کی وجہ سے زیر زمین پانی جب نکلنا شروع ہوا تو آہستہ آہستہ سطح نیچے جارہی ہے۔ بعض جگہوں پر ٹیوب ویلز کام کرنا چھوڑ گئے ہیں۔ اور یہ ایک خطرناک صورت حال کی طرف اشارہ ہے۔

اب تحقیقات مختلف پہلوؤں سے ہو رہی ہیں۔ مثلاً کہا جا رہا ہے کہ صحراؤں میں بجائے گائے۔ بکری پالنے کے اونٹ پالنے چاہئیں۔ جو کم پانی پر بھی گذارہ کر لیتے ہیں اور جن کی غذا زمین کی سطح پر موجود روئیدگی نہیں بلکہ درختوں کے پتے ہوتے ہیں۔ اس طرح نیچے سے پھوٹنے والی روئیدگی کی بڑھوتری ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح کم پانی والے علاقوں میں ایک ایکڑ کی بجائے نصف ایکڑ کاشت کر کے تمام ایکڑ کا پانی اس نصف ایکڑ کو مہیا کرنے سے فصلوں کی اوسط بہتر بنائی جا سکتی ہے۔

تازہ پانی کے لئے کویت نے سمندر سے پانی صاف کرنے کے پلانٹس لگائے ہیں۔ مگر ان کے اخراجات 2 ڈالرز فی مکعب میٹرز تک ہیں۔ سعودی عرب میں ایسے بائیس پلانٹس ہیں مگر وہاں بھی غلط منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ زیر زمین پانی سے گندم اگائی جارہی ہے۔ اور اس وقت سعودی عرب گندم برآمد کرنے میں نویں نمبر پر ہے۔ مگر اس طرح پانی کا جو ذخیرہ ختم ہو رہا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سو سال کے بعد مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔

نوع انسان کو اس مشکل سے بچانے کے لئے ضرورت ہے کہ اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھا جائے جس میں آنحضورؐ نے فرمایا کہ پانی ضائع نہ کرو خواہ دریا کے کنارے بیٹھے ہو۔

گذشتہ ایک خطبہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ نہاتے ہوئے جس طرح حضور پانی کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں اگر تمام لندن کے رہائشی اس طریق پر عمل کریں تو لندن میں پانی کا مسئلہ حل ہو جائے۔

چنانچہ اس صورت حال سے بچنے کی یہی سبیل ہے کہ ہم پانی کو ایک بہت معمولی چیز سمجھتے ہوئے ضائع نہ کریں بلکہ حتی المقدور اسے سنبھالنے کی کوشش کریں تا آئندہ آنے والی نسلیں مشکلات کا شکار نہ ہو جائیں۔ ورنہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو بعض شہروں سے ایک ہزار کلومیٹرز دور تک پانی کا نام و نشان نہ رہے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پانی کم ہو رہا ہے

پیرس (اے ایف پی) موجودہ دور میں جبکہ پانی انسانی زندگی کی بنیاد بن چکا ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں اس نعمت میں کمی ہو رہی ہے اور آبادی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس سے ماحول بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ پانی کی قلت کے مسئلے پر 21 مارچ کو ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ورلڈ واٹر فورم کی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مختلف ملکوں کے مابین دریائی پانی کی مقدار کی ملکیت پر جھگڑے طے کرنے پر زور دیا جائے گا۔ دنیا بھر میں 214 دریا ایسے ہیں جو دو یا زیادہ ملکوں میں بہتے ہیں۔ ربع صدی بعد دنیا کی آبادی میں تین ارب اضافہ ہو جائے گا اور کم از کم 20 فیصد مزید پانی کی ضرورت ہو گی لیکن کہا جا سکتا ہے کہ اگلی جنگ پانی کی ملکیت کے مسئلے پر ہو گی۔

(نوائے وقت 7 مارچ 2000ء ص 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر32576

I Yusuf Ahmadi S/O Mr. Hamidin Awang Sasmita (Late) پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ بلڈنگ برقبہ 60 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/25000000 روپے۔2۔ بلڈنگ برقبہ 32 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/8000000 روپے۔3۔ زمین برقبہ 972.75 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/3500000 روپے۔4۔ زمین برقبہ 400 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/1000000 روپے۔ 5۔ موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی۔/1200000 روپے۔ اور ٹی وی سیٹ سونی مالیتی۔/500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/39200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/385000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/300000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Yusuf Ahmadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 N.A.Supari وصیت نمبر 26559 گواہ شد نمبر2 Drs.R.Mumuh Al Muhsin وصیت نمبر 20709-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32577

I. M.Asep Ajat Sudrajat S.O Oyon Sofyan پیشہ Farmer عمر 36 سال بیعت مئی 1980ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان واقع Kalipucang انڈونیشیا مالیتی۔/40000000 روپے۔ 2۔ زمین برقبہ 3402 مربع میٹر Kalipucang انڈونیشیا مالیتی۔/29600000 روپے۔ 3۔ دھان کا کھیت برقبہ 2100 مربع میٹر Pamari Can انڈونیشیا۔/14500000 روپے۔ 4۔ باغ برقبہ 6650 مربع میٹر واقع Pamari Can انڈونیشیا۔/9500000 روپے۔ 5۔ 28 ملین Valuing (91 and-94) 2 Units Truks مالیتی۔/28000000 روپے۔ 6۔ 2 Uints Antena Varabola مالیتی۔/2500000 روپے۔ 7۔ تین سیٹ کرسیاں اور گھریلو سامان مالیتی۔/4500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/128600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000000 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد M. Asep Ajat Sudrajat انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Oyon Sofyan انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ma, Mun S/O Jayudi انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32578

I Uwon Abdul Manap ولد مکرم Abdul Manap پیشہ Trader عمر 73 سال تقریباً بیعت 1962ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-2-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 194 مربع میٹر واقع Jln.Paseh انڈونیشیا مالیتی۔/68900000 روپے۔2۔ دھان کا کھیت برقبہ 2800 مربع میٹر واقع Kp.Kubang Tugunaja انڈونیشیا مالیتی۔/28000000 روپے۔ 3۔ دھان کا کھیت برقبہ 257 مربع میٹر واقع Kp.Kubang Tugunaja انڈونیشیا مالیتی۔/3000000 روپے۔ 4۔ زمین برقبہ 158 مربع میٹر واقع Kp.Kubang Tugunaja انڈونیشیا مالیتی۔/1500000 روپے۔ 5۔ دھان کا کھیت برقبہ 480 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/800000 روپے۔ 6۔ دھان کا کھیت برقبہ 11500 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/3700000 روپے۔ 7۔ دھان کا کھیت برقبہ 3800 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/6500000 روپے۔ 8۔ دھان کا کھیت برقبہ 1700 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/2800000 روپے۔ 9۔ دھان کا کھیت برقبہ 1100 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/7800000 روپے۔ 10۔ دھان کا کھیت برقبہ 1850 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/13200000 روپے۔ 11۔ زمین برقبہ 350 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/1300000 روپے۔ 12۔ زمین برقبہ 350 مربع میٹر واقع Sukajaya-Tarunajaya انڈونیشیا مالیتی۔/2500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/140000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/3600000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Uwon Abdul Manap انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Nana Natsir Ahmad وصیت نمبر 27018 گواہ شد نمبر2 ہدایت احمدی وصیت نمبر 26868-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32579

میں Muslim ولد Muhtar پیشہ تجارت عمر 59 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ 1/2 حصہ مکان برقبہ 28 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muslim Jawa-Barat انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Sibli Marim S/O Marim انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Drs.Tatang Hidayat S/O Ili Rasli انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32580

میں Mahmudah زوجہ مکرم Agus Yunus پیشہ ٹیچنگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 10 گرام مالیتی۔/1000000 روپے۔ اور حق مہر۔/500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/435000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mahmudah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Agus Yunus خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 احمد الیاس انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32581

میں Holidah زوجہ مکرم N.A.Supari پیشہ ٹیچنگ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-10-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 17 انچ کا ٹیلی ویژن سیٹ مالیتی۔/500000 روپے۔ اور حق مہر۔/100000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/360000 روپے ماہوار بصورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Holidah انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 N.A.Supari وصیت نمبر 26559 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Sutaryo وصیت نمبر30146۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صوفیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز لکھتی ہیں۔

میری پھوپھی محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب مورخہ 6۔ مارچ کو وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی صاحبزادی تھیں۔ ایک لمبا عرصہ تک مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ میں خدمات کی توفیق پائی۔ موصیہ ہونے کا شرف بھی حاصل تھا لہذا تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ کے پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ ۔کینیڈا سے محترم مرزا فضل الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم محترم مصطفیٰ ثابت صاحب کافی عرصہ سے بوجہ Leukemia بیمار ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی۔

مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب آپریشن کی پیچیدگی کی وجہ سے صاحب فراش ہیں چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

گذشتہ تین ماہ سے خاکسار بھی بائیں گھٹنہ میں درد کی وجہ سے پریشان ہے۔ جس سے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

خاکسار کی خالہ امتہ الرشید صاحبہ اہلیہ محترم قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم بھی بیمار ہیں چند دن قبل I.C.U میں رہی ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

نکاح

○ عزیزہ قدسیہ طارق بنت مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نائب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ اصلاح و ارشاد ربوہ کا نکاح ہمراہ جمال محمد صاحب ولد مکرم کمال محمد صاحب ساکن بیلجیئم بعوض -/126000 بیلجیئم فرانک حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد انچارج شعبہ رشتہ ناطہ اصلاح و ارشاد ربوہ نے مورخہ 2000-3-10 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت النور دارالعلوم شرقی ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح کے ہر دو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خصوصی درخواست دعا

○ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کولہے کی ہڈی کے آپریشن کے بعد اب گھر تشریف لے آئے ہیں۔ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Phychiatrist ماہر امراض نفسیات کی آمد

○ 2000-3-19 بروز اتوار مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب Psychiatrist ماہر امراض نفسیات فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ / علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

○ مکرم منصور احمد نورالدین (مربی سلسلہ لکھتے ہیں خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ میمونہ سعدیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری نورالدین صاحب مرحوم آف پشاور کی تقریب رخصتانہ 27۔ نومبر 1999ء کو حیات آباد پشاور میں بوقت 4 بجے منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم ارشاد احمد خاں صاحب امیرِ جماعت احمدیہ پشاور نے دعا کروائی۔

عزیزہ کا نکاح 26۔ نومبر بروز جمعۃ المبارک احمدیہ بیت الذکر سول کوارٹرز پشاور صدر میں مکرم وقار احمد صاحب ابن مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے ساتھ مکرم امیر صاحب پشاور نے پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ منعقد ہوئی جس میں محترم امیر صاحب پشاور نے دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ کی خوش دامن اور مکرم نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رشید صاحب جگر کی خرابی کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

نئی جنگ چھڑ سکتی ہے

اسرائیل نے کہا ہے کہ اسے عرب لیگ کے اعلان پر دکھ ہوا ہے مشرق وسطیٰ میں نئی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ عرب لیگ کی اس مذمت پر حیرانی ہوئی۔ جو اس نے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجوں کی واپسی پر کی ہے۔ اس طرح اسرائیل سے کئے گئے مطالبات کی نفی ہوتی ہے۔

بہار پولیس کا شہریوں پر تشدد

اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا بدلہ لینے کے لئے بہار کی پولیس شہریوں پر ٹوٹ پڑی۔ بستیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ سینکڑوں کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے۔ پولیس والوں نے جو شہری ہاتھ لگا پیٹ ڈالا' خواتین اور بچوں پر بھی تشدد کیا۔ لوگ گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ گڑھوا کے ڈی ایم اور ایس پی کو کئی گھنٹے تھانے میں بند رکھا گیا۔ پولیس کے ناراض اہلکاروں کا موقف یہ ہے کہ دہشت پسندوں کے خطرناک علاقوں میں ان کو مناسب سیکیورٹی فراہم کئے بغیر تعینات کر دیا جاتا ہے جہاں وہ علیحدگی پسندوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ چند دن قبل بہار میں گڑھوا ضلع کے ایک گاؤں میں 9۔ پولیس اہلکار بارودی سرنگ کے دھماکے میں ہلاک ہو گئے تھے۔

آندھرا پردیش میں تباہی کا منصوبہ ناکام

آندھرا پردیش میں تباہی کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا۔ درجنوں بم برآمد کر لئے گئے۔ 15۔افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے نظام آباد کے ایک گاؤں پر چھاپہ مارا تو 800 کلو دھماکہ خیز مواد برآمد ہوا۔ چند گرینیڈ اور بارودی سرنگیں بھی برآمد ہوئیں۔ گرفتار افراد کا تعلق علیحدگی پسندوں سے ہے۔

برلن میں نازیوں کا مظاہرہ

جرمنی کے دارالحکومت میں نیونازیوں کے مظاہروں میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ ہٹلر کی طرف سے 1938ء میں آسٹریا کے جرمنی سے الحاق کی برسی پر پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا۔ دو متحارب گروپوں کے آمنے سامنے آجانے سے صورت حال زیادہ خراب ہو گئی۔

25 سال بعد پہلے وزیر دفاع

25 سال بعد پہلے امریکی وزیر دفاع ویت نام پہنچ گئے۔ یاد رہے کہ 25 سال قبل امریکہ کو بڑی ذلت اور خفت کے ساتھ ویت نام سے نکلنا پڑا تھا۔ امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن اور ان کے وفد کا ہوائی پہنچنے پر پرتپاک استقبال کیا گیا۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات بہتر کرنے کا اعلان کیا گیا۔

آئین کی تبدیلی ناقابل عمل ہے

بھارتیہ جنتا پارٹی نے آئین کو تبدیل کرنے کی آر ایس ایس کی اپیل کو ناقابل عمل قرار دیا ہے۔ پارٹی کے نائب صدر نے کہا ہے کہ آئین کو منسوخ کرنے کا مطلب نئی آئین ساز اسمبلی کی تشکیل ہے۔ جو قابل عمل نہیں ہے۔

سپین میں حکمران پارٹی کی جیت

سپین کے وزیر اعظم ہوزے ماریا ازنر کی حکمران پاپولر پارٹی نے 350 کے ایوان میں 183 نشستیں جیت کر حکومت سازی کی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ حکومت بنانے کیلئے 176 نشستوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پچھلی دفعہ پاپولر پارٹی نے 153 نشستوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ حکمران پارٹی کے حامیوں نے میڈرڈ کی سڑکوں پر فتح کا جشن منایا۔

امریکہ میں تیل کی قیمت بڑھنے پر مظاہر

امریکہ میں تیل کی قیمتیں بڑھ جانے پر زبردست بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ جگہ جگہ مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ صارفین تیل کی قیمت میں کمی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ امریکہ میں تیل کی قیمتیں 2 سینٹ فی لیٹر بڑھائی گئی ہیں۔ دنیا بھر میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔

بقیہ صفحہ 4

اس لئے میں اسے نہیں لے سکتا۔ اور میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اپنی موت تک اس اقرار کو نباہتا چلا جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت اصرار کیا مگر وہ انکار کرتا چلا گیا۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اے مسلمانو! میں خدا کے حضور بری الذمہ ہوں۔ میں اس کا حصہ اسے دیتا ہوں مگر یہ خود نہیں لیتا۔

اسی صحابی کے متعلق یہ ذکر آتا ہے کہ ایک جنگ میں یہ گھوڑے پر سوار تھے کہ اچانک ان کا کوڑا ان کے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور شخص جو پیادہ تھا اس نے جلدی سے کوڑا اٹھا کر انہیں دینا چاہا۔ تو انہوں نے کہا۔ اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس کوڑے کو ہاتھ نہ لگائیو۔ کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ سے یہ اقرار کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا اور خود اپنا کام کروں گا۔ چنانچہ عین جنگ کی حالت میں وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور کوڑے کو اٹھا کر پھر اس پر سوار ہو گئے۔

(مشعل راہ ص 92-93)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 14 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 15۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-18
جمعرات 16۔مارچ۔ طلوع فجر۔ 4-54
جمعرات 16۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-16

نظام بچانے کیلئے ریفرنڈم کی تجویز

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے 12۔ اکتوبر کے فوجی اقدام کو چیلنج کئے جانے کی درخواستوں کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ نظام بچانے کیلئے ریفرنڈم کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ صدر کسی مسئلہ پر عوام کی رائے پوچھ سکتے ہیں۔ عدالت عوامی حقوق کے تحفظ کیلئے محاذ آرائی کا راستہ اختیار نہیں کرے گی۔ ایسی تجاویز دیں جن پر عمل کرکے وطن گمبھیر صورت حال سے نکالا جاسکے اتفاق رائے کے طریقے بتائیں۔ پاکستان میں ریفرنڈم کے بارے میں کوئی قانون نہیں۔ سوئٹزر لینڈ اور کیلی فورنیا میں ریفرنڈم کے انعقاد کی مثالیں موجود ہیں صفائی کے وکیل خالد انور نے کہا کہ ضیاء الحق نے ریفرنڈم کرایا تھا لیکن پولنگ سٹیشنوں پر ہو کا عالم طاری تھا۔ فاضل عدالت نے کہا کہ ضیاء دور دفن شدہ ماضی ہے اس کا حوالہ نہ دیں۔

خالد انور کے دلائل

سپریم کورٹ کے روبرو صفائی کے وکیل اور سابق وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ عوامی سطح پر کوئی بے چینی نہیں تھی۔ کوئی پسند کرے یا نہ کرے یہ حقیقت ہے کہ نواز شریف اور بینظیر عوام کے مقبول رہنما ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فوجی سربراہ کی برطرفی غیر قانونی قرار دی جا رہی ہے حالانکہ نہ تو عدالت سے رجوع کیا گیا نہ آرمی ایکٹ کے تحت اسے چیلنج کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ نصرت بھٹو کیس میں عوامی احتجاج کے باعث مارشل لاء جائز قرار پایا تھا۔

طیارہ کیس، وکلاء پیش نہیں ہوئے

کراچی میں دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں طیارہ کیس کی سماعت کے دوران وکلائے صفائی میں سے کوئی پیش نہ ہوا۔ فاضل جج کی اجازت سے نواز شریف نے فون پر اپنے وکلاء سے رابطہ کیا۔ وکلائے صفائی نے کراچی میں سماعت کے دوران پیش ہونے سے انکار کردیا۔ نواز شریف نے کہا کہ وہ اپنے وکلاء کو قائل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اقبال رعد کا قتل ایک دلیر آواز کو خاموش کرانے کی مہم ہے۔ امن و امان کی ابتر صورت حال پر تشویش ہے۔ نواز شریف کے علاوہ سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل راجہ قریشی نے بھی وکلاء سے بات چیت کی۔

وکلاء صفائی کا موقف

طیارہ کیس میں وکلائے صفائی خواجہ سلطان آفتاب فرخ، شیخ حارث اور منظور ملک نے سرکاری رہائش گاہ اور رینجرز کے اہلکار تعینات کرنے کی پیشکش مسترد کر دی۔ وکلاء نے کہا کہ سابق وزیراعظم نے کیس کی پیروی کا فیصلہ ہماری صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی جانیں بہت قیمتی ہیں اور مجھے عزیز ہیں۔ ایک کی قربانی دے چکے مزید جانی نقصان برداشت نہیں کرسکتے۔ ہم بائیکاٹ نہیں کر رہے۔ باقی کارروائی اڈیالہ جیل یا لاہور میں مکمل کی جائے۔ خواجہ سلطان نے کہا کہ نواز شریف چاہیں تو کوئی اور وکیل کرلیں۔ تبدیلی کے معاملہ میں اسلام آباد کو لاہور پر ترجیح دیں گے۔

مقدمے کی منتقلی منظور نہیں

ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے کہا کہ وفاقی حکومت کو مقدمے کی منتقلی منظور نہیں۔ دونوں فریق ڈٹ گئے ہیں۔ عدالت نے نواز شریف کو ایک دن کی مہلت دے دی ہے۔

ملک بھر میں وکلاء کی ہڑتال

نواز شریف کے وکیل صفائی اقبال رعد کی ہلاکت پر ملک بھر میں وکلاء نے پیر کے روز ہڑتال کی ہائیکورٹوں سمیت کسی عدالت میں وکیل پیش نہیں ہوئے۔ عدالتی کام ٹھپ رہا۔

نہ شرط مانیں گے نہ یقین دہانی کرائیں گے

صدر کلنٹن کے دورہ کے بارے میں وزیر خارجہ نے پاکستان کا اصولی موقف بیان کیا ہے کہ نہ تو کوئی شرط مانیں گے اور نہ یقین دہانی کرائیں گے۔ دورہ کے عوض ہم نے کسی بھی ادارے سے متعلق چھوٹ دینے کا وعدہ نہیں کیا۔ بھارت سے محدود جنگ کا خطرہ ہے۔ بھارت مذاکرات کیلئے سنجیدہ نہیں ہے۔ صدر کلنٹن دنیا کے واحد لیڈر ہیں جو مسئلہ کشمیر کو گذشتہ 7 برسوں کے دوران امن کیلئے شدید خطرہ سمجھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان کے دورہ سے مسئلہ کے حل میں مدد ملے گی۔

جنرل مشرف کچھ بھی نہیں کر رہے

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کچھ بھی نہیں کر رہے۔ جو کر رہا ہے مافیا کر رہا ہے۔ پاکستان مافیا کے کنٹرول میں ہے۔ تمام تبدیلیاں اسی کی مرضی سے آتی ہیں۔ یہ مافیا جہادی عناصر کی فرنٹ تنظیم ہے۔ جو امن اور خوشحالی کیلئے خطرناک ہے۔ فوجی حکومت صرف حریت کانفرنس سے رابطے رکھے۔ البدر اور لشکر طیبہ جیسی دہشت گرد تنظیمیں کشمیریوں کی جدوجہد کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اگر حکومت انتخابات نہیں کرا سکتی تو اسمبلیاں بحال کردی جائیں۔ فوجی حکومت کاروباری لوگوں اور مزدوروں دونوں کو بے روزگار کر رہی ہے۔

کلنٹن کے دورہ کے دوران جلسے جلوسوں پر پابندی

حکومت پاکستان نے صدر کلنٹن کے دورہ کے دوران ہڑتالوں اور جلسے جلوسوں پر پابندی لگا دی ہے۔ وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا کہ دورے سے قبل کسی مذہبی رہنما کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ امریکی صدر کی حفاظت کیلئے پاک فوج اور وفاقی پولیس کی خدمات حاصل کرلی ہیں۔

اقبال رعد کا قتل مسلم لیگیوں کی گرفتاری

نواز شریف کے وکیل اقبال رعد کے قتل کے بعد ان کے رسم سوئم کے موقعہ پر 3 مسلم لیگی رہنماؤں سمیت 50 کارکنوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ سی آئی اے نے آرٹلری میدان ڈیفنس اور کلفٹن سے جبکہ پولیس نے محمود آباد کورنگی اور ریلیر سے کارکنوں کو گرفتار کیا۔

نواز بینظیر جونیجو دور میں قرضوں کی معافی

سٹیٹ بنک کے اعداد و شمار میں کہا گیا ہے کہ نواز شریف، بینظیر بھٹو اور محمد خان جونیجو کے دور حکومت میں مجموعی طور پر 30۔ ارب کے قرضے معاف کئے گئے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر
ابن میاں عبدالسلام صاحب
فون
دوکان 212750
گھر 211749

خواتین کی امراض کے
علاج اور ہدایات پر مشتمل معلوماتی رسالہ "لیڈیز کیور یٹو گائیڈ" مفت طلب فرمائیں
بذریعہ ڈاک -/Rs. 2 کے ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

سٹین لیس سٹیل کے برتن نیز ملکی و غیر ملکی کراکری کے لئے تشریف لائیں۔
طاہر کراکری سنٹر
نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

چائنیز برگر، چکن سینڈوچ، فش اینڈ چپس، اٹالین آئس کریم
ہبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

دوکان برائے کرایہ
ایک عدد دوکان ملحقہ نصرت پریس گولبازار ربوہ کرایہ پر دینی مقصود ہے۔ دفتر وغیرہ کیلئے خاص طور پر موزوں ہے۔ خواہشمند احباب
بشیر احمد شاہد
جدید پریس محلہ دارالنصر غربی سے رابطہ فرمائیں

مکان برائے کرایہ
ربوہ کے بہترین علاقہ میں ہمعہ ہر سہولت۔ چھوٹی فیملی کیلئے۔
رابطہ۔ ارشد بھٹی ڈیلر ۔فون 212764

اعلانِ داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ کے مندرجہ ذیل سیکشنز میں داخلہ جات مورخہ 20۔مارچ سے شروع ہوں گے۔ صرف انہی طلبہ کو داخلہ مل سکے گا جو داخلہ ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائیں گے۔

۱۔	انگلش میڈیم سیکشن	نرسری تا 8th	(مکمل انگلش میڈیم)
۲۔	اردو میڈیم سیکشن	نرسری تا پنجم	
۳۔	گرلز سیکشن برائے طالبات	ششم تا دہم	سائنس و آرٹس
۴۔	بوائز سیکشن برائے طلباء	ششم تا دہم	سائنس و آرٹس

یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211472

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61